

تو کچھ پورا نہیں، محبوب تو ہے۔ اس کی رفتار کی دلا دیزی اور ناز و انداز کی مستی کا ذکر کرنا چاہیے۔

مطلب یہ کہ اگر محبوب میں الفت نہیں تو نہ اس کی محبوبی زائل ہوتی ہے، نہ اس کی خوش خرامی اور ناز و انداز میں کوئی فرق آتا ہے۔ گویا محبوبیت بدستور باقی رہتی ہے۔

اگر بہار تھوڑی دیر کے لیے آتی ہے اور جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ تو مضائقہ نہیں، بہار تو ہے۔ اس کی وجہ سے باغ میں ہر طرف طراوت و شادابی پیدا ہو جاتی ہے اور ہوا میں ایک خاص دلکشی آ جاتی ہے۔ یعنی بہار کی کم فرصتی کے باعث اس کے یہ بدیہی جو ہر تو ختم نہیں ہو جاتے۔

۱۱۔ لغات - سفینہ : کشتی - ناؤ۔

نا خدا : ملاح۔

شرح : اے غالب! جب ناؤ کنارے پہ آگئی تو ملاح نے دورانِ سفر میں ہم پر جو ظلم و ستم کیے، خدا سے ان کی مزید کیا کریں؟

مطلب یہ کہ جب اصل وقت گزر گیا تو کسی کی برائی یاد نہ رکھنی چاہیے، بھلا دینی چاہیے، کیونکہ جو کچھ پیش آچکا ہے، وہ کسی بھی صورت میں کالعدم نہیں ہو سکتا، پھر اسے یاد رکھنے سے کیا فائدہ؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ لقمان نے چار باتوں میں حکمت اخلاق کو منحصر کر دیا ہے، ان میں سے دو یاد رکھنے کی ہیں یعنی موت کا آنا اور خدا کا حاضر و ناظر ہونا اور دو بھول جانے کی ہیں، یعنی کسی پر کچھ احسان کیا ہو یا کسی نے کچھ برائی کی ہو۔

مرزا غالب نے اس شعر میں بھول جانے کی ایک بات کا ذکر نہایت پرتائیر انداز میں کر دیا۔